بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلْحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

101: سورۃ القارعۃ کی مختصر تفسیر

جزء عم ؔ کی مختصر تفسیر،اور آج کی نشست میں سورۃ القارعۃ کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱﴾ (القارعة: 1-11)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲﴾ (کھڑ کھڑانے والی، کیا ہے یہ کھڑ کھڑانے والی)۔

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳﴾ (اور آپ کیا سمجھیں کیا ہے یہ کھڑ کھڑانے والی)۔

﴿يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴﴾ (جس دن ہوں گے لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح)۔

﴿وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵﴾ (اور پہاڑ ہوں گے دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح)۔

﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶﴾ (پس جس کے وزن (یعنی نیک اعمال کے وزن) بھاری ہوئے)۔

﴿فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷﴾ (وہ پسندیدہ آرام میں ہوگا)۔

﴿وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸﴾ (اور جس کے وزن ہلکے ہوئے)۔

﴿فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹﴾ (اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے)۔

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰﴾ (اور آپ کیا جانیں آپ کیا سمجھیں کہ ہاویہ کیا ہے)۔

﴿نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱﴾ (وہ دہکتی ہوئی آگ ہے)۔

سورۃ القارعۃ مکی سورۃ ہے اور اس سورۃ کی گیارہ آیتیں ہیں، سورۃ کا آغاز القارعۃ کے لفظ سے ہوا ہے اور سورۃ کا نام بھی اسی لفظ سے لیا گیا ہے۔

القارعۃ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے جیسا کہ الحاقۃ ہے الغاشیۃ ہے، قرآن مجید میں کئی ناموں سے اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کیا ہے، قارعۃ کہتے ہیں کھڑ کھڑانے کو، ﴿اَلْقَارِعَةُ﴾ (کھڑ کھڑا دینے والی)۔

اور قارعۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اُس دن کی ہولناکیوں کی وجہ سے لوگوں کے دل کھڑ کھڑا جائیں گے، یا دلوں پر اتنا شدید اثر ہوگا کہ دل کھڑ کھڑا جائیں گے!

اس کی مزید تاویل اور ہولناکیوں کو بیان کرنے کے لیے سوالیہ انداز میں پھر سے یہ سوال کیا گیا ہے: ﴿مَا الْقَارِعَةُ﴾: یہ قارعۃ ہے کیا جس کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

پھر تیسری مرتبہ: ﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ﴾: اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیا جانیں آپ کیا سمجھیں یہ قارعۃ کیا ہے۔

یعنی بہت ہی عظیم چیز ہے عام بات نہیں ہے جس کے لیے آج اس دنیا میں کچھ تیاری کر لو اگر کرنی ہے تو ورنہ جب وہ دن آئے گا تو اس دن اگر خیر اس دنیا میں نہیں کیا اپنے ربّ کو راضی نہیں کیا تو اس دن پھر کسی خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی!

جس دن القارعۃ ہوگا اس دن ہماری حالت کیا ہوگی؟

اِس سے پہلے والی سورتیں جو ہیں اب دیکھیں ہم آخری پارے کی تفسیر بیان کر رہے ہیں اور اکثر سورتوں میں دیکھیں اس میں جو بنیادی پیغام ہے وہ آخرت کے دن کا پیغام ہے "الایمان بالیوم الآخر"؛ قیامت کا ذکر بہت زیادہ ہے، مناسبت ہے پورے قرآن مجید کا اختتام آخری حصہ جو ہے وہ آخرت پر ایمان کے تعلق سے زیادہ زور دیا گیا ہے تاکہ دل نرم ہو جائیں اور جو پہلے پڑھ چکے ہیں عمل کرنے والے بھی ہم بن گئے ہیں۔

تو اس سے پہلے جو سورتیں گزری ہیں چھوٹی سی سورتیں اس میں آسمان کا ذکر ہے زمین کا ذکر ہے، پہاڑوں کا ذکر ہے، سمندروں کا ذکر ہے، جانوروں کا ذکر ہے، مختلف چیزوں کا ذکر ہے؛ انسان دیکھتا ہے اپنے ارد گرد یہ خوبصورت آسمان، یہ سورج یہ چاند، کائنات کا نظام ایک خوبصورت طریقے سے اس دنیا میں موجود ہے دنیا اسی نظام کے مطابق چل رہی ہے، قیامت کے دن سب نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

﴿اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۞ وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۞ وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۞ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۞ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۞ وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۞ وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۞ وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۞ بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۞ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۞ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۞﴾(التکویر: 1-11): یہ ساری کی ساری چیزیں کیا ہیں؟

انسان اپنے ارد گرد ماحول کو دیکھتا ہے سورج سب سے بڑی علامت ہے دن کی اور ایک وقت آئے گا قیامت اتنی شدید ہو گی کہ سورج جو ہے بے نور ہو جائے گا اس کی روشنی ختم ہو جائے گی، سورج کی پہچان اس سے سلب کی جائے گی باقی نہیں رہے گا! اتنی بڑی مخلوق ہے سورج آج سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ بہت بڑا اسٹار ہے آگ ہی آگ ہے اس میں اور کئی عجیب اور غریب صفات سے سورج کو بیان کرتے ہیں جس سے انسان ڈر جاتا ہے کہ اتنی بڑی مخلوق ہے عظیم مخلوق ہے! اُس کی پہچان اُس سے سلب کی جائے گی۔ صرف سورج ہی نہیں سورج اسٹاروں میں سے ایک اسٹار ہے ﴿وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ﴾: صرف سورج ہی نہیں بلکہ جتنے بھی اسٹارز ہیں پورے آسمان کے جو اس سے بھی بڑے ہیں وہ سب بے نور ہو جائیں گے سب ختم ہو جائیں گے! پہاڑ چلتے ہوئے نظر آئیں گے، سب سے قیمتی چیز بے قیمتی ہو جائے گی:

﴿وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ﴾: سب سے قیمتی چیز آپ کے ذہن میں کیا ہے کوئی قیمت نہیں رہے گی! کسی چیز کی قیمت جڑی ہے اس کی حیثیت سے اور دل میں اس کی چاہت سے جب چاہت رہے گی نہیں تو حیثیت کیا باقی رہے گی کسی چیز کی؟!

جانوروں کو سب سے بڑے درند اور پرند کو جمع کیا جائے گا انسانوں کے ساتھ ایک ہی میدان میں سب کھڑے ہیں پوری مخلوقات کھڑی ہے سر جھکائے، سمندر میں آگ لگ جائے گی! یہ بڑے سمندر ابلتا ہوا سمندر کبھی دیکھا ہے (نعوذ باللہ)؟! آگ لگ جائے گی انسان یہ دیکھے گا اپنی آنکھوں سے۔

آسمان: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۞﴾(الانشقاق: 1): پھٹ جائے گا یہ آسمان۔

﴿اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۞﴾(الانفطار: 1): کھل جائے گا یہ آسمان؛

﴿وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۞ وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۞﴾ (الانفطار: 3-4)۔

یہ کیا ہے؟ انسان دیکھے گا اپنے ارد گرد سب کچھ ہو رہا ہے؛ اس میں انسان کا ذکر کہاں پر ہے؟

﴿اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۞ وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۞ وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۞ يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۞ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ۞﴾(الزلزلۃ: 1-5): زمین ہے جس پر انسان چلتا ہے زلزلے ہی زلزلے ہوں گے شدید قسم کے!

﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝﴾(النازعات: 6-7)۔

تو یہ ساری چیزیں ہورہی ہیں انسان کا کیا ہونے والا ہے ہمارا کیا ہونے والا ہے؟!

اِس سورۃ کی ابتدا دل کو کھڑ کھڑانے سے ہوئی ہے کیونکہ اے انسان! اب تیرا ذکر ہونے والا ہے تیری کیا حیثیت ہوگی اس وقت؟! ﴿اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝﴾: اب انسان کا ذکر آیا ہے۔

انسان پہلے سوچ رہا تھا میں کہاں پر ہوں یہاں پر؟! ﴿يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ﴾: جس دن سارے لوگ امیر ہے غریب ہے، چھوٹا ہے بڑا ہے، مرد ہے عورت ہے، حاکم ہے محکوم ہے، بادشاہ ہے، کوئی بھی ہے، ﴿كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ﴾ : ﴿فَرَاشِ﴾ پروانے ہیں: اور پروانے وہ ایک چھوٹی سی مخلوق ہے چھوٹے سی پَر والی مخلوق ہے حشرات میں سے جو روشنی کی طرف آتی ہے اور روشنی میں گر کر مر جاتی ہے روشنی میں وہ اپنے آپ سے بے قابو ہو جاتی ہے، آگ جلالیں آپ وہ آگ کی طرف فوراً دوڑتے ہیں اور آگ میں گر کر مر جاتے ہیں، کوئی انتظام نہیں کوئی نظام نہیں اور ہر طرف جلے ہوئے بکھرے پڑے ہوتے ہیں!

حیرت میں، عدم انتظام میں، کمزوری میں اس سے بڑھ کر کوئی مثال نہیں ہے: ﴿يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ﴾ بکھرے ہوئے؛ انسان کی یہ حیثیت ہے یہ ہونے والا ہے! جب صور پھونکا جائے گا تو انسان کی یہ حالت ہو جائے گی!

سورج کا ذکر ہو گیا، چاند کا ذکر ہو گیا، آسمان کا ہو گیا، زمین کا ہو گیا سب کچھ ارد گرد میں ہو گیا ہے! انسان اپنے آپ کو سب سے بڑا اشرف المخلوقات سمجھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں نے آسمان کو اپنے لیے مسخر کر دیا ہے، سورج کو کیا ہے، اس میں سولر انرجی لیتا ہوں، چاند سے فائدہ اٹھاتا ہوں، سمندروں سے فائدہ اٹھاتا ہوں، پانی سے فائدہ اٹھاتا ہوں، میں نے یہ بنایا ہے میں نے وہ بنایا ہے، میں نے یہ کیا ہے میں نے وہ کیا ہے: ﴿يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ﴾: یہ حال ہونے والا ہے!

﴿وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ﴾: کچھ لوگ گھمنڈ والے ہوتے ہیں نا کہ ارے ہمارا کیا ہوتا ہے ہمیں کیا ہوگا ہم تو بڑے طاقتور ہیں ہمارے جیسا کون ہے (صاحب اقتدار ہیں طاقت والے ہیں اس لیے!)۔

آپ پہاڑ سے بڑے ہیں نہیں نہ آپ پہاڑ سے زیادہ سخت ہیں جتنے بڑے ہو جائیں جتنے سخت ہو جائیں۔

ایک چھوٹی سی مخلوق کی مثال دی ہے پہاڑوں کی یہ پہاڑ اپنی سختی میں اپنی مضبوطی میں مثال ہیں، مثال دی جاتی ہے نا پہاڑوں کی سختی میں اور مضبوطی؟ میں پہچان کیا ہے پہاڑ کی؟ زمین پر سب سے بڑی مخلوقات پہاڑ سمجھے جاتے ہیں سب سے سخت سب سے طاقتور اور سب سے مضبوط تا کہ کسی انسان کے ذہن میں یہ کھٹکا بھی نہ ہو کہ میں کتنا مضبوط ہوں کتنا بڑا طاقتور ہوں!

﴿وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾: روئی ہے اُون بنتی ہے اسے رنگ دیا جاتا ہے ہلکی ہو جاتی ہے اُڑ جاتی ہے تھوڑی سی ہوا سے بھی (یعنی اس وقت اگر دیکھیں جب ہوا چلتی ہے تو سب سے کم وزن والی چیز سب سے پہلے اُڑتی ہے)۔

اور ان پودوں میں سے آپ دیکھ لیں وہ کون سی چیز ہے کون سا پھل سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ ہلکا ہے؟ روئی سے زیادہ کوئی ہلکی چیز ہے؟ کہاں پہاڑ سب سے زیادہ طاقتور سب سے زیادہ بھاری اور کہاں اُون جو سب سے ہلکی چیز ہے ربّ کریم کے ایک حکم سے یہ پہاڑ پہاڑ باقی نہیں رہیں گے اُڑتی ہوئی روئی کی طرح اُڑتے ہوئے نظر آئیں گے! اے انسان! تیری کیا حیثیت ہے؟!

بات یہ نہیں ہے اصل بات ابھی آگے آنے والی ہے؛ پہاڑوں کے وزن کی بات اُڑ جائیں گے پہاڑ لیکن اے انسان! تیرے پاس ایک خوبی ہو سکتی ہے اگر تو وہ اپنا لے تو تُو پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری وزن والا ہو سکتا ہے پہاڑوں سے زیادہ مضبوط تُو ہو سکتا ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝﴾: اس دن لوگ دو قسم کے ہوں گے اے انسان! تو اپنا اس وقت دیکھ لے تو کس راستے پر چل رہا ہے اور کس قسم کے لوگوں میں تمہارا شمار ہے، آج تو متعین کر سکتا ہے کل تو بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہونے والا ہے اس کے بعد جب تمہارا حساب ہو گا دیکھ لینا تم کس طرف کہاں پر کھڑے ہو۔

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝﴾: پس جس کے وزن بھاری ہو گئے؛ اور وزن سے مراد انسان کے اعمال ہیں اور بھاری سے مراد دو پلڑے ہیں ترازو کے قیامت کے دن اور ترازو حق اور حقیقت ترازو ہے کوئی خیال نہیں ہے کوئی وہم نہیں ہے۔

اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے آخرت پر ایمان کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے کہ ترازو حق اور حقیقت ہے کوئی خیال نہیں ہے، ترازو کے دو پلڑے ہیں ایک پلڑے میں نیکیاں ڈالی جائیں گی دوسرے میں بدیاں ڈالی جائیں گی، اعمال صالحہ ہیں اعمال فاسدہ ہیں دونوں ڈالے جائیں گے۔

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝﴾ (جس کے نیکیوں کے پلڑے بھاری ہو جائیں گے) ﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝﴾ (وہ عیش وآرام کی زندگی گزارے گا)۔

مرنے کے بعد کی زندگی ہمیشہ کی زندگی عیش وآرام ہو گا اس شخص کے لیے اور ہمیشہ کے لیے عیش وآرام ہو گا ﴿عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ﴾ جس سے وہ خود راضی ہو جائے۔

دنیا میں ہم بعض اوقات اچھے گھر میں رہتے ہیں اگر راضی نہیں ہوتے کوئی کمی مل ہی جاتی ہے، اچھی سواری ہوتی ہے تب بھی کوئی کمی محسوس ہوتی ہے پھر بھی کچھ راضی نہیں ہوتے؛ نہیں آخرت کی زندگی ایسی نہیں ہے جنت کی زندگی ایسی نہیں ہے ﴿فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾: یہ اصل زندگانی ہے۔

عیش وآرام کا ابھی اگر کوئی شخص بھی خواہش مند ہے اور یقیناً ہر انسان خواہش مند ہے، یہ وہ عیش وآرام ہے جس کا وعدہ ربّ کر رہا ہے (جلّ شانہ) اور ایسا عیش وآرام ایسی خوبصورت زندگی جسے ربّ راضی کر کے رہے گا لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے ﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ﴾ نیکی کا پلڑا بھاری ہو گیا اور جو بھی نافرمانیاں تھیں بدیاں تھیں انسان معصوم تھوڑی ہے بدیوں کا جو پلڑا ہے وہ ہلکا ہو گیا نیکیاں غالب آگئی ہیں اور سب سے جو وزنی چیز انسان کے پاس ہے سب سے زیادہ وزن والا جو عمل صالح ہے وہ ہے "لاإله إلا الله" واللہ نجات کے لیے یہ کلمہ ہی کافی ہے اگر اس کلمے کا حق ادا کیا جائے جس میں اعمال بھی شامل ہیں۔

جو حق ادا کرتا ہے "لاإله إلا الله" کا وہ کامیاب انسان ہے ﴿فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾؛ جس کے پاس یہ نہیں ہے باقی سب کچھ ہے، نماز ہے، روزے ہیں، زکوۃ ہے، حج ہے، اوراد ہیں اذکار ہیں، تلاوت قرآن ہے سب کچھ ہے لیکن توحید کا حق ادا نہیں کیا ہے تو کوئی خیر نہیں ہے!

لیکن اگر توحید ہے اور باقی چیزوں میں کہیں پر کوئی کمی ہے تو "لاإله إلا الله" ہر کمی کو دور کر دیتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی "حدیث البطاقۃ" اُس چھوٹے سے پرزے کی حدیث میں آیا ہے کہ ننانوے اس کے ریکارڈ ہیں سجل ہیں بھرے ہوئے ہیں بدیوں سے، بندہ کہتا ہے کہ بس اب میں ہلاک ہو گیا میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے! اے اللہ تعالیٰ میرے پاس کیا ہے؟! اے بندے تیرے پاس کوئی عمل بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں ہے میرے پاس عمل صالح کیا ہے؟! نہیں، تیرے پاس ایک چیز ہے: ایک چھوٹا سا بطاقۃ نکلے گا (چھوٹا سا ایک پرزہ نکلے گا) وہ بندہ سوچ رہا ہے کہ اس کی کیا حیثیت ہے؟! ننانوے میرے ریکارڈ اتنے دفاتر موجود ہیں یہ ایک کیا کرے گا؟! سب بدیاں ہیں ہر طرف، بُرے کام سارے جو کیے ہیں سب سامنے آگئے ہیں! ایک یہ چھوٹا سا پرزہ رکھتے ہیں دوسرے پلڑے میں "لاإله إلا الله"؛ "فتطیش": یعنی اُڑ جائیں گے سارے سجلات لاإله إلا الله سے، یہ فضیلت ہے لا إله إلا الله کی۔ لیکن حق ادا کرنا ہے صرف زبانی کلامی نہیں پڑھا جاتا لا إله إلا الله۔

﴿فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾: اپنی نیکیوں کا جو پلڑا ہے آج بھاری کر سکتے ہیں واللہ جب تک سانسیں جاری ہیں، توحید ہے اتباع سنت ہے، نماز ہے روزہ ہے، زکوۃ ہے حج ہے، جو فرائض ہیں ارکان اسلام ہیں، ارکان ایمان پر جو ایمان لانے کا حق ہے اپنے پلڑے کو بھاری کریں۔ صلہ رحمی سے، والدین کے ساتھ حسن سلوکی سے، پڑوسیوں کا حق ادا کرنے سے، چھوٹوں پر رحم کرنے

سے، بڑوں کا احترام کرنے سے اپنی نیکیوں کا پلڑا بھاری کریں، تلاوت قرآن سے تلاوت قرآن کا حق ادا کرکے، کثرت ذکر سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جائیں سارا دن جب بھی فرصت ملے۔ گاڑی آپ چلا رہے ہیں یا عورت کچن میں کام کر رہی ہے تو کیا کر رہی ہے؟ ہاتھوں سے کام ہو رہا ہے آنکھوں سے دیکھ کر کام ہو رہا ہے زبان کہاں پر ہے؟ بہترین موقع ہے واللہ! بہترین موقع ہے اللہ کے ذکر کا کثرت سے استغفار کثرت سے تسبیح، تحمید، تہلیل جو بھی ذکر مسنون ہے وقت گزار کر دیکھیں اپنا پلڑا بھاری ہو رہا ہے؛ ایک لمحہ نہ ضائع ہونے دیں واللہ تو دیکھیں یہ پلڑا کیسے بھاری ہوتا ہے۔

﴿فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾: یہ ربّ کا وعدہ ہے۔

دوسری قسم کے لوگ دوسری طرف (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اپنی پناہ میں رکھے):

﴿وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ﴾: اور جس کے پلڑے ہلکے پڑ گئے کون سے پلڑے؟ نیکیوں کے پلڑے ہلکے پڑ گئے یعنی نافرمانیاں اور بدیاں اتنی زیادہ ہیں کہ نیکیاں ان کا سامنا نہیں کر سکتیں اور ان کا پلڑا جو ہے وہ ہلکا پڑ گیا ہے۔ اور بھاری کون سا پلڑا ہوا ہے؟ نافرمانیوں کا بدیوں کا پلڑا جو ہے، اعمال فاسدہ (نعوذ باللہ) ہیں ہر طرف، اور سب سے بھاری جو عمل فاسد ہے جس کے سامنے کوئی بھی اچھا عمل باقی ٹھیر نہیں سکتا وہ شرک ہے اور کفر ہے کوئی عمل باقی رہے گا نہیں سب اُڑ جائیں گے!

آپ جتنے روزے رکھ لیں، جتنی نمازیں پڑھ لیں، جتنے بھی صدقات خیرات کر لیں، شرک کے ساتھ اللہ کی قسم ایک بھی عمل صالح ٹھیرتا نہیں ہے۔

﴿وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ﴾: انسان کیا کرے گا مجھے بتائیں کیا منہ دکھائے گا ربّ کو؟! اگر اپنی نیکیوں کا پلڑا بھاری نہ کر سکا اس وقت اس دنیا میں جبکہ سانسیں جاری ہیں صحت ہے عافیت ہے سب کچھ موجود ہے کیا کرے گا اپنے ربّ کو کیا منہ دکھائے گا؟! (سبحان اللہ)۔ خصوصی طور پر جو شرک اور بدعات اور خرافات کرنے والے ہیں اللہ کے لیے اپنی آنکھیں کھولیں بدعات مکفرہ کے ساتھ کوئی عمل باقی نہیں رہے گا جو عام بدعات ہیں وہ شہوات سے بڑھ کر جرم ہے! بدعت ہے اور شہوت ہے؛ سود کھانا جرم ہے اس سے بڑا جرم بدعت ہے، جتنی بدعتیں ہیں جشن میلاد النبی منانا ہے یا رجب کے کونڈے ہیں یا شب برأت منانا ہے یا شب معراج منانا ہے یہ سب بدعات ہیں (انا للہ وإنا إلیه راجعون)۔

بدعت پر بدعتی عمل کیوں کرتا ہے اپنی نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے کے لیے کرتا ہے نا؟! وہ بیچارہ یہ نہیں جانتا کہ میری نیکیوں کا پلڑا میں خود ہلکا کرتا جا رہا ہوں ان بدعات سے؛ ربّ کو راضی کرنا ہے غلط طریقے سے اس طریقے سے جس سے ربّ ناراض ہو جاتا ہے: "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ": (سبحان اللہ)۔

﴿وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ﴾:اس کا کیا انجام ہے؟﴿فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ﴾۔

کہاں﴿عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾اور کہاں﴿فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ﴾!(سبحان اللہ)۔

﴿فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ﴾:اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔

﴿هَاوِيَةٌ﴾: ھوی سے ہے یعنی ایسی آگ ہے جہنم جس کی تہہ جو ہے بہت دور تک ہے گہری ہے وہ اس گہرائی میں جا کر گرے گا:﴿خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ﴾۔

﴿وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ﴾:اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کیا جانیں کہ ہاویہ ہے کیا؟(مزید تخفیف اور تہویل کر دیا گیا ہے!)۔ایک تو قارعۃ ہے کافی ہے مارنے کے لیے،ایک قارعۃ کا لفظ ہی کافی ہے کھڑ کھڑانے کے لیے دل کو کہ جاگ جائے انسان تو کیا کر رہا ہے؟!اگر اس سے بھی تمہیں سمجھ نہیں آئی﴿وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ﴾:ہاویہ کے بارے میں تو نہیں جانتا ہے؟!

﴿نَارٌ حَامِيَةٌ﴾:دہکتی ہوئی شدید قسم کی گرم آگ ہے جو کوئی چیز چھوڑتی نہیں ہے!

﴿نَارًا تَلَظّٰى﴾(اللیل:14)

﴿اَلۡحُطَمَةُ﴾(الھمزۃ:4) توڑنے پھوڑنے والی کوئی چیز باقی چھوڑتی نہیں ہے۔اس آگ کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اے انسان! کب تجھے عقل آئے گی؟!کب تو اپنی نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے کے لیے سوچے گا؟!

ہم جب تک ارادہ نہیں کریں گے عمل نہیں کرنے والے کبھی بھی!ہم کب ارادہ کریں گے ابھی بھی ہمارے پاس وقت نہیں ہے؟!روزگار کی تلاش ہے بچوں کی تعلیم ہے بہت سارے اور کام نکل آتے ہیں ارے اپنی قبر کے لیے ہم نے کیا کیا ہے؟!

اس دن کے لیے القارعۃ کے لیے ہم نے کیا کیا ہے؟!ہاویہ سے بچنے کے لیے کون سا راستہ ہم نے اختیار کیا ہے؟!

بعض لوگ دیندار ہیں دین پر چلنے والے ہیں کس منہج پر چل رہے ہیں؟ سلف کے منہج کے علاوہ کوئی اور منہج اختیار کیا ہوا ہے بدعات اور خرافات عام ہیں ان کی زندگی میں!

میرے بھائیو!دین صرف پگڑی ٹوپی داڑھی یا ٹخنے کے اوپر شلوار کا نام نہیں اگرچہ یہ مطالب شرعیہ ہیں لیکن دین اس حد تک صرف نہیں ہے،دین آپ کا عقیدہ ہے آپ کا منہج ہے،آپ کے اخلاق ہیں،آپ کے اعمال صالحہ ہیں،یہ دین ہے ان سب چیزیوں کا مجموعہ ہے جس کی اساس "لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ" ہے،جس کی اساس صحیح عقیدہ ہے یہ ہمارا دین ہے۔

﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴾(الفاتحہ:5): صراط مستقیم ہے لیکن ہم بھول جاتے ہیں﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ﴾(الفاتحہ:6): اصل راستہ یہ ہے۔ ہم بچنا چاہتے ہیں﴿الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾اور﴿الضَّآلِّيۡنَ﴾(الفاتحہ:7) کے راستے سے کہاں ہے؟! کون بچنے والا ہے کتنے لوگ بچ رہے ہیں؟! (سبحان اللہ)۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ اگر اللہ کا رحم نہ ہو ہمارے اوپر اس کی توفیق نہ ہو تو ہم کہیں کے نہیں ہیں!

اس لیے آپ نے صحیح سمت اختیار کرنی ہے راستہ صحیح اختیار کرنا ہے ربّ سے دعا کریں ثابت قدمی کی دیکھیں کیسے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں، واللہ یہ دنیا بھی بابرکت ہو جائے گی قبر بھی اور آخرت بھی۔

اگر اپنا نیکیوں کا پلڑا بھاری کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے توحید کا راستہ اختیار کریں اس کے لیے علم کا ہونا لازمی ہے: ﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾(محمد:19)، علم کے لیے تھوڑا وقت نکالیں اور اس علم پر عمل کرنے کے لیے ربّ سے دعا بھی کرتے رہیں ثابت قدمی کی، اور اس کی طرف لوگوں کو بلائیں بھی اس کی دعوت بھی دیں اس پر صبر بھی کرتے رہیں یہی کامیابی کا راستہ ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (101: سورۃ القارعۃ کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio